39799 - عورتوں اور مردوں كے مخلوط كيفے كا مالك بننا

سوال

ايك شخص اچھى قسم كے كيفے كا مالك ہے، جہاں مرد و عورت مختلط داخل ہوتے ہيں، كيفے كا مالك اس اختلاط كى بنا پر سكون اور راحت محسوس نہيں كرتا، كہ مبادا كيفے كى كمائى حرام يا شرعا مممنوعہ شبہات ميں شامل نہ ہوتى ہو، باوجود اس كے كہ كيفے ميں مالك نے ملازموں كو حرام اشياء فروخت كرنے سے منع كر ركھا ہے، جن ميں سگرٹ بھى شامل ہيں، اور وہاں آنے والوں پر اسلامى آداب كے منافى اور مخل ہونے والے كام بھى ممنوع كر ركھے ہيں.
ہم چاہتے ہيں كہ اگر ممكن ہو سكے تو آپ ہمارے ليے اس راستے كو قرآنى آيات اور احاديث نبويہ كے ساتھ روشن كريں تا كہ نفس پاكيزہ ہو، اور دل بھى اطمنان حاصل كرے، اور ہم معصيت و گناہ ميں پڑنے سے بچ سكيں، اور جب اپنے رب سے مليں تو وہ ہم سے راضى ہو، ہمارى گزارش ہے كہ جواب تفصيلى ہو. ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ :

كيفے كے مالك نے اپنے اس كيفے ميں حرام اشياء كى فروخت منع كر كے ايك اچھا اور بہتر قدم اٹھايا ہے، جس ميں سگرٹ كى فروخت بھى شامل ہے، اور اسى طرح اس نے اسلامى آداب كے منافى اور اس ميں مخل ہونے والے كام بھى منع كر ركھے ہيں، اللہ تعالى اسے جزائے خير عطا فرمائے.

ليكن اس كے ليے ايك چيز كرنا باقى ہے كہ وہ مرد و عورت كا اختلاط بھى روك دے؛ كيونكہ اس ميں شر و فساد اور فتنہ و خرابياں پائى جاتى ہيں، اور پھر قرآن و حديث تو اختلاط كى حرمت پر دلالت كرتے ہيں، جن ميں سے چند ايك دلائل ذيل ميں پيش خدمت ہيں:

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جب تم ان (نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى بيويوں) سے كوئى چيز مانگو تو پردے كے پيچھے سے طلب كرو، تمہارے اور ان كے دلوں كے ليے كامل پاكيزگى يہى ہے الاحزاب (53).

ابن كثير رحمہ اللہ تعالى اس آيت كى تفسير ميں كہتے ہيں:

(يعنى جس طرح ميں نے تمہيں ان كے پاس داخل ہونے سے منع كيا ہے، اسى طرح تم بالكل ان كى طرف ديكھو بھى نہ، اور اگر تم ميں سے كسى ايك كو كوئى ضرورت اور حاجت ہو جو ان سے لينا چاہيے تو وہ ان كى طرف نہ ديكھے، اور اپنى ضرورت كى چيز پردے كے پيچھے سے طلب كرے).

اور قرطبى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(اس آيت ميں دليل ہے كہ اللہ تعالى نے ان سے پردے كے پيچھے سے سوال كرنے كى اجازت دى ہے، كہ اگر كوئى ضرورت پيش آجائے يا كوئى مسئلہ پيش آجائے جس ميں ان سے فتوى لينا ہو تو پردے كے پيچھے سے پوچھا جاسكتا ہے.

اور اس ميں بالمعنى سب عورتيں داخل ہيں، اور اس ليے كہ شرعى اصول ہے كہ عورت سارى كى سارى پردہ ہے).

اور ايك دوسرے مقام پر فرمان بارى تعالى ہے:

اے نبى (صلى اللہ عليہ وسلم) كى بيويو! تم عام عورتوں كى طرح نہيں اگر تم پرہيزگارى اختيار كرو تو نرم لہجے ميں بات نہ كرو كہ جس كے دل ميں روگ اور كجى ہو وہ كوئى برا خيال كرے اور ہاں قاعدے كے مطابق اچھى اور بہتر بات كرو¬ الاحزاب (32).

لھذا جب كلام ميں نرمى اختيار كرنے سے روك ديا گيا تا كہ جس كے دل ميں بيمارى ہے وہ كوئى اور خيال نہ كرنے لگے، تو پھر مردوں كا بے پرد اور مائل كرنے اور مائل ہونے والى عورتوں كے ساتھ بيٹھنا، اور آپس ميں تبادلہ خيال اور گپيں ہانكنا كيسا ہے؟ يہ عورت بات كر رہى ہے، اور دوسرى ہنسى مذاق، اور تيسرى جھك ديكھ رہى ہے، تو اس سے بڑھ كر اور كونسا فتنہ ہوگا؟ اس كے ہوتے ہوئے كونسا ايسا دل ہے جو بيمارى اور طمع و لالچ سے بچ سكے؟!

اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےتو زمين ميں اللہ تعالى كو سب سے زيادہ محبوب اور پيارى جگہ مسجدوں ميں بھى مرد و عورت كے اختلاط كو منع كرنے كا خيال ركھتے ہوئے مردوں كى صفيں عورتوں كى صفوں سے عليحدہ بنانے كا حكم ديا، اور مردوں كو حكم ديا كہ نماز ميں سلام پھيرنے كے بعد بيٹھے رہيں حتى كہ عورتيں وہاں سے چلى جائيں، اور مساجد ميں عورتوں كے ليے عليحدہ دروازہ مخصوص كيا، اس كے دلائل ذيل ميں ديے جاتے ہيں:

1 ـ ام سلمۃ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ جب رسول كريم صلى اللہ عليہ نماز سے سلام پھيرتے تو ان كى

سلام مکمل ہوتے ہی عورتیں اٹھ پڑتیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے سے قبل کچھ دیر ٹھرے رہتے، ابن شہاب کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ۔ واللہ اعلم ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ اس لیے بیٹھے رہتے تا کہ مردوں کے جانے سے قبل عورتیں اٹھ کر چلی جائیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (793).

2 ۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اگر ہم یہ دروازہ عورتوں کے لیے چھوڑ دیں"

نافع کہتے ہیں: تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فوت ہونے تك اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (462) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3 ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مردوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں پہلی ہیں، اور سب سے بری آخری، اور عورتوں کی سب سے بہتر اور اچھی صفیں آخری اور سب سے بری پہلی صفیں ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (664).

مرد و زن کے اختلاط کی ممانعت میں شریعت کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے، اور یہ کہ مرد عورتوں کی صفوں سے جتنا زیادہ دور ہو یہ افضل ہے، اور عورت مردوں کی صف سے جتنی زیادہ دور ہو وہ اس کے لیے افضل ہے.

جب اس طرح کے اقدامات مسجد میں جو کہ پاکیزہ عبادت کے لیے ہے کیے گئے تو بلا شك مسجد کے علاوہ دوسری جگہوں پر تو بالاولی ہونے ضروری ہیں.

4 ۔ ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے ہوئے فرما رہے تھے، جب راستے میں مرد اور عورتوں کا اختلاط ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا:

" ایك طرف ہو جاؤ، کیونکہ تمہیں راستے کے وسط میں چلنے کا حق نہیں، تمہیں راستے کے کناروں میں چلنا

چاہیے"

تو عورت دیوار کے ساتھ اتنا چمٹ کر چلتی تھی کہ دیوار کے ساتھ لگنے کے بنا پر اس کا لباس دیوار کے ساتھ اٹك جاتا تھا.

سنن ابو داود حدیث نمبر (5272) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

آپ مرد و زن کے اختلاط کے خطرات پر کلام کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (1200) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور جب اختلاط حرام ہے، تو پھر کیفے کا مالك اسے باقی رکھنے اور اس سے منع نہ کرنے، اور ان لوگوں کو اللہ تعالی کی معصیت اور گناہ کرنے کے لیے جگہ فراہم کر کے ان کی معاونت کرنے پر گنہگار ہو گا.

لہذا اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی سے ڈرے اور مومنوں کےمابین شر و فساد پھیلانے پر ممد و معاون مت بنے، اور اسے اپنی کمائی پاکیزہ اور اچھی کرنے کی حرص رکھنی چاہیے، کیونکہ: (ہر وہ جسم جو حرام سے بنا ہو اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے).

جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" ہر وہ جسم جو حرام سے پلا ہو اس کے آگ زیاد بہتر ہے"

اسے طبرانی اور ابو نعیم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4519) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ:

" بلاشبہ بات یہی ہے کہ کوئی بھی گوشت زیادہ نہیں ہوتا جو حرام پر پلا ہو مگر اس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے"

جامع ترمذی حدیث نمبر (614).

اگر تو آپ اس اختلاط کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہیں، تو واجب بھی یہی ہے، یا صرف آپ کیفے کو صرف مردوں کے لیے خاص کردیں، وگرنہ کوئی دوسرا مباح کام تلاش کر لیں، اور جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے

لیے ترک کرتا ہے، تو اللہ تعالی اسے اس کے بدلے میں اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز مہیا کرتا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا.

واللہ اعلم .